تسہیل التجوید

مؤلف

عارف باللہ حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناظم وبانی جامعہ عربیہ ہتورا ضلع باندہ، یوپی

ناشر: یاسر ندیم اینڈ کمپنی دیوبند ۲۴۷۵۵۴ یوپی

Shamsul

۱

باسمہٖ تعالیٰ

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝

تسہیل التجوید

مؤلفہ

حضرت مولانا القاری الشاہ صدیق احمد صاحب مدظلہٗ

ناظم و بانی جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

پاکستان کتابوں کا مرکز
۱۳۷ سیکٹر علی کمپلیکس
فون ۴۵۲۳۰۱۱
۶۷-۱۲۶۰
۴۵۷-۱۴۸

ناشر

مکتبہ رحمانیہ ہتورا باندہ

EI 6:07

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب — تسہیل التجوید

مؤلف — حضرت مولانا صدیق احمد صاحب دامت برکاتہم

ناشر — مولانا باب الدین صاحب نظامی گھاٹم پور کانپور،

کاتب — منظر علی فاروقی ہنسور ضلع فیض آباد دیوپی

طباعت — فوٹو آفسیٹ کانپور

قیمت

ملنے کے پتے

مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنو

ادارۂ علم وحکمت دیوبند

مکتبہ فاروقیہ ہنسور فیض آباد

مکتبہ حراء لکھنو

مکتبہ رحمانیہ جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

095

سید شمس الاسلام
205

فہرست عنوانات

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	جملہ حقوق	۲
۲	تجوید	۴
۳	استعاذہ وبسملہ	۶
۴	تفصیل استعاذہ و بسملہ	۷
۵	مخارج کا بیان	۹
۶	تفصیل مخارج حروف	۱۰
۷	القاب حروف	۱۲
۸	صفات حروف	۱۴
۹	صفات متضادۃ کا بیان	//
۱۰	صفات غیر متضادۃ کا بیان	۱۸
۱۱	صفات عارضہ کا بیان	۲۰
۱۲	لام کے قاعدے	۲۱
۱۳	راء کے قاعدے	//
۱۴	میم مشدد کا قاعدہ	۲۲
۱۵	میم ساکن کے قاعدے	//
۱۶	نون مشدد کا قاعدہ	۲۵

نمبر شمار	مضمون	نمبر
۱۷	نون ساکن اور تنوین کے قاعدے	۲۵
۱۸	ہمزہ کے قاعدے	۲۸
۱۹	الف، واو، یا کے قاعدے	۳۰
۲۰	ادغام کا بیان	۳۳
۲۱	موانع ادغام	۳۵
۲۲	نقشہ صفات حروف	۳۹
۲۳	وقف کا بیان	۴۱
۲۴	اقسام محل وقف	۴۲
۲۵	کیفیت وقف باعتبار ادا	۴۳
۲۶	علامات وقف اور وصل	۴۵
۲۷	سکتہ کا بیان	۴۹
۲۸	سکتہ کے قاعدے	۵۰
۲۹	ھاء ضمیر کا بیان	۵۳
۳۰	وہ مقامات جہاں [illegible] لکھا جاتا ہے مگر [illegible] نہیں جاتا۔	۵۴ //

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

یا فتاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الطَّاہِرِیْنَ ۔ مَادَامَ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ ؕ

تجوید

تعریف ، لغت میں تجوید کے معنیٰ تحسین (خوبصورتی) پیدا کرنا اور اصطلاح میں ہر حرف کو اسکے مخرج سے مع جمیع صفات کے ادا کرنا

موضوع ، قرآن شریف کے الفاظ۔

غرض ، حروف کو صحیح طریقہ پر ادا کرنا۔

فائدہ ، سعادتِ دارین

ارکان، تجوید کے ارکان چار ہیں (۱) حرف کے احکام کا پہچاننا، (۲) حروف کے مخارج کو پہچاننا (۳) صفات کا پہچاننا (۴) زبان کو صحیح حرف ادا کرنے کا عادی بنانا۔ اور یہ چیز بغیر کثرت مشق اور ماہرین قرأ سے حاصل کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

مراتب تجوید، تجوید کے تین مرتبے ہیں (۱) **ترتیل**، نہایت آہستہ اور اطمینان سے پڑھنا۔ (۲) **تدویر**، نہ بہت تیز نہ بہت آہستہ بلکہ متوسط طریقہ سے ادا کرنا۔ (۳) **حدر**، تیزی کے ساتھ پڑھنا۔

تجوید کا حکم، امام جزری رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے،

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

ترجمہ، تجوید کا سیکھنا واجب اور لازم ہے۔ جس شخص نے قرآن پاک تجوید کے ساتھ نہ پڑھا وہ گنہگار رہے۔

لحن ـــــ تجوید کے خلاف قرآن پڑھنے کو لحن کہتے ہیں۔

لحن کی دو قسمیں ہیں، **لحن جلی** اور **لحن خفی**

لحن جلی، حرف کے مخرج کی رعایت نہ کرنا۔ جیسے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دیا جائے مثلاً ح کی جگہ ہ، س کی جگہ ث ج کی جگہ ز، ص کی جگہ س، ض کی جگہ ظ، ع کی جگہ ہمزہ پڑھدیا وغیرہ صفات لازمہ میں غلطی کرنا۔ جیسے کسی حرکت کو گھٹا کر یا بڑھا کر پڑھنا۔

لحن خفی حرف کے صفات محسنہ میں غلطی کرنا جیسے پُر پڑھنے

کی جگہ باریک پڑھنا۔

لحن جلی حرام ہے۔ بعض جگہ معنیٰ فاسد ہوجاتے ہیں اور نماز جاتی رہتی ہے۔ لحن خفی مکروہ ہے۔ مگر بچنا اس سے بھی ضروری ہے۔

استعاذہ اور بسملہ کا بیان

استعاذہ، یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط پڑھنا قرآن پاک کی تلاوت شروع کرتے وقت شیطان سے پناہ مانگنی ضروری ہے، استعاذہ کے یہی الفاظ پسندیدہ ہیں جو اوپر لکھے گئے اس میں زیادتی اور کمی بھی جائز ہے"

بسملہ، یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ پڑھنا۔ سورۂ توبہ کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ پڑھنا چاہئے"

فائدہ، اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ آہستہ اور زور سے پڑھے جانے میں قرأت کے تابع ہیں، یعنی زور سے قرأت پڑھنے کی صورت میں ان دونوں کو زور سے اور قرأت آہستہ پڑھنے کی صورت میں ان دونوں کو بھی آہستہ پڑھنا چاہئے۔

تفصیل استعاذہ اور بسملہ

اگر قرأت کی ابتدا، شروع سورت سے ہو تو اس میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ دونوں پڑھنا چاہئے اور دونوں کے پڑھنے کی چار صورتیں ہیں۔ (۱) **وصل کل** یعنی اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سورت تینوں کو ملا کر پڑھنا جیسے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (۲) **فصل کل** جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ یعنی اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سورت تینوں کو ایکدوسرے سے علحدہ کرکے پڑھنا۔ (۳) **فصل اول وصل ثانی** یعنی اعوذ باللہ کو بسم اللہ سے علحدہ کرکے اور بسم اللہ کو سورت سے ملا کر پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ (۴) **وصل اول فصل ثانی** یعنی اعوذ باللہ کو بسم اللہ سے ملا کر اور بسم اللہ کو سورت سے علحدہ کرکے پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

اگر قرأت کا وسط ہو اور سورۃ کی ابتداء ہو یعنی ایک سورت ختم کرکے دوسری سورت شروع کر رہا ہو تو اس وقت امام حفص رحمۃ اللہ

کی روایت میں جنکی روایت ہندوستان میں رائج ہے، بسم اللہ ضرور پڑھنا چاہئے اور اس صورت میں بسم اللہ پڑھنے کی تین صورتیں ہیں (۱) **وصل کل** یعنی پہلی سورت کو بسم اللہ سے اور بسم اللہ کو دوسری سورت سے ملا کر پڑھنا۔ (۲) **فصل کل** یعنی پہلی سورت اور بسم اللہ اور دوسری سورۃ تینوں کو ایک دوسرے سے علٰحدہ کر کے پڑھنا (۳) **فصل اول وصل ثانی** یعنی پہلی سورت کو ختم کر کے بسم اللہ سے نہ ملائے اور بسم اللہ کو دوسری سورت سے ملا کر پڑھے (۴) **وصل اول فصل ثانی** یعنی پہلی سورت کو بسم اللہ سے ملا کر پڑھنا اور بسم اللہ کو دوسری سورت سے علٰحدہ کر کے پڑھنا۔ یہ چوتھی صورت جائز نہیں۔

۔اگر قرأت کی ابتداء درمیان سورۃ سے ہو تو اعوذ باللہ ضرور پڑھنا چاہئے بسم اللہ پڑھنا موجب برکت ہے اور نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اگر بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو دو صورتیں جائز ہیں۔ (۱) **فصل کل** یعنی اعوذ باللہ کو بسم اللہ سے اور بسم اللہ کو سورۃ کے حصے سے علٰحدہ کر کے پڑھنا۔ (۲) **وصل اول فصل ثانی** یعنی اعوذ باللہ کو بسم اللہ سے ملا کر پڑھنا اور بسم اللہ کو سورت کے حصے سے علٰحدہ کر کے پڑھنا اور اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو اعوذ باللہ کو سورت کے حصے سے فصل کر کے پڑھنا چاہئے۔ اور وصل بھی جائز ہے بشرطیکہ اللہ تعالٰے کے صفاتی ناموں میں سے کوئی نام نہ ہو۔

مخارج کا بیان

چونکہ حروف کے مخارج میں دانتوں کو بھی دخل ہے۔ اس لئے انسانی کے واسطے پہلے دانتوں کی تعداد اور ان کے ناموں کو بیان کیا جاتا ہے جاننا چاہئے کہ دانتوں کی کل تعداد بتیس ۳۲ ہے۔ جنکی تفصیل یہ ہے کہ سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں۔ دو اوپر والوں کو ثنایا علیا اور دو نیچے والوں کو ثنایا سفلیٰ اور ثنایا کے پہلو میں جو چار دانت ہیں، یعنی ثنایا علیا کے دائیں اور بائیں ایک ایک دانت، اور اسی طرح، ثنایا سفلیٰ کے دائیں اور بائیں ایک ایک دانت۔ ان چاروں کو رباعیات اور قواطع کہتے ہیں، رباعیات سے ملے ہوئے چار دانت نوکدار ہیں، ان کو انیاب اور کو آسر کہتے ہیں، انیاب کے پاس والے چار دانتوں کو ضواحک کہتے ہیں۔ ضواحک کے پہلو میں جو بارہ دانت ہیں۔ چھ دائیں طرف تین اوپر اور تین نیچے، اسی طرح چھ بائیں طرف، ان کو طواحن کہتے ہیں۔ طواحن کے بغل میں بالکل آخر میں ہر جانب جو ایک ایک دانت ہیں ان چاروں کو نواجد کہتے ہیں۔

ضواحک، طواحن، نواجذ، ان تینوں کو اضراس کہتے ہیں۔

ایک شاعر نے دانتوں کی تعداد اور ان کے ناموں کو نظم میں جمع کر دیا ہے، وہ یہ ہے۔

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو　　ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو
ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس　　کہ کہتے ہیں قرآء اضراس انہیں کو
ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ　　نواجذ بھی ہیں انکے بازو میں دو دو

تفصیل مخارج حروف

جن موقعوں سے حروف ادا ہوتے ہیں انکو مخارج کہتے ہیں مخارج سترہ ہیں

مخرج ۱۔ جوف دہن یعنی منہ کے اندر کا خلاء اس سے یہ حروف نکلتے ہیں۔ واؤ ساکن جس سے پہلے پیش ہو۔ یاء ساکن جس سے پہلے زیر ہو الف ساکن جس سے پہلے زبر ہو۔ ان تینوں کو حروف مدہ کہتے ہیں۔

مخرج ۲۔ اقصیٰ حلق یعنی حلق کا پچھلا حصہ جو سینہ کیطرف ہے، اس سے ہمزہ اور ہاء نکلتے ہیں۔

مخرج ۳۔ وسط حلق اس سے ع اور ح نکلتے ہیں۔

مخرج ۴۔ ادنیٰ حلق یعنی حلق کا وہ حصہ جو منہ کیطرف ہے اس سے غ اور خ نکلتے ہیں۔ حلق کے ان تینوں حصوں سے جو چھ حروف نکلتے ہیں انکو حروف حلقی کہتے ہیں۔

مخرج ۵۔ لہات یعنی کوّے کے متصل زبان کی جڑ اس سے ق ادا ہوتا ہے

مخرج ۶۔ قاف کے مخرج کے متصل منہ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر

اس سے کاف ک ادا ہوتا ہے۔

مخرج ۷۔ وسط زبان اور اسکے مقابل اوپر کا تالو۔ اس سے یہ حروف نکلتے ہیں۔ ج، ش، یاء غیر مدہ یعنی یاء متحرک اور یاء لین ساکن ماقبل مفتوح کو کہتے ہیں۔

مخرج ۸۔ زبان کے کنارے کو اوپر کے ڈاڑھ کی جڑ سے لگا کر اس سے ضاد نکلتا ہے۔ دونوں جانب سے نکالنا صحیح ہے۔ لیکن بہت مشکل ہے اس سے آسان داہنی طرف سے اور اس سے زیادہ آسانی بائیں طرف سے نکالنے میں ہے۔

مخرج ۹۔ زبان کا کنارہ اور ثنایا اور رباعی اور ناب اور ضاحک کے مسوڑھے اس سے لام نکلتا ہے۔

مخرج ۱۰۔ زبان کا کنارہ مع اوپر کے تالو کے اس سے نون نکلتا ہے

مخرج ۱۱۔ نون کے مخرج سے ذرا اندر اس سے را نکلتا ہے

مخرج ۱۲۔ زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ اس سے طاء، دال، تاء نکلتے ہیں۔

مخرج ۱۳۔ زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا سرا اس سے ظاء، ذال، ثاء نکلتے ہیں۔

مخرج ۱۴۔ زبان کی نوک اور ثنایا علیا اور سفلے کے سرے کا درمیانی حصہ اس سے صاد، زاء، سین، نکلتے ہیں۔

مخرج ۱۵۔ نیچے کے ہونٹ کی تری اور ثنایا علیا کا کنارہ یہ فاء کا مخرج ہے۔

مخرج ۱۶۔ دونوں لبوں کی تری ملکر باء کا مخرج اور دونوں کی خشکی مل کر میم کا مخرج اور دونوں کے دونوں کنارے مل کر اور بیچ کا حصہ کھلا رہ کر واؤ غیرہ مدہ کا مخرج ہے۔ یعنی واو متحرک اور واو لین کا۔ واؤ لین واؤ ساکن ماقبل مفتوح کو کہتے ہیں،

مخرج ۱۷۔ ناک کا بانسہ اور اس سے یہ حروف نکلتے ہیں۔ نونِ ساکن اور نون تنوین حالت ادغام میں اور اخفا میں غنہ کے ساتھ نونِ مشدد میمِ مشدد، میمِ مد غم جب میم سے ملے، میمِ اخفا والی جب ب سے ملے"

القاب حروف

۱۔ حروف حلقیہ، یہ چھ حروف ہیں (۱) ھمزہ (۲) ھاء (۳) عین (۴) حاء، (۵) غین (۶) خاء، یہ حروف حلق سے نکلتے ہیں۔ اس لئے انکو حروف حلقی کہتے ہیں"

حرف حلقی چھ ہیں سن لے مہ لقا ۔ ہمزہ، ہاء، عین وحاء وغین وخاء

۲۔ حروف لہویہ، یہ حروف ہیں، قاف اور کاف

لہات گوشت کے ٹکڑے کو کہتے ہیں جو زبان کی آخری جڑ کی طرف حلق کے ختم پر اوپر کے حصہ میں ہے۔ اسکو اُردو میں کوّا کہتے ہیں۔

چونکہ یہ دونوں حرف اس حصّہ سے نکلتے ہیں اسلئے ان کو حروف لہویہ کہتے ہیں۔

۳۔ **حروف شجریہ**، یہ تین حروف ہیں، (۱) جیم (۲) شین (۳) یاء غیر مدہ " شجر فم زبان کا درمیانی حصّہ جب اوپر کے تالو کیطرف اُٹھ جائے چونکہ یہ تینوں حروف شجر فم سے نکلتے ہیں، اس لئے انکو شجریہ کہتے ہیں"

۴۔ **حروف ذلقیہ**، یہ چھ حروف ہیں، (۱) فاء (۲) راء (۳) میم (۴) نون (۵) لام (۶) باء، ذلق پھسلنے کو کہتے ہیں، اور یہ حروف زبان اور ہونٹوں کے پھسلنے سے نکلتے ہیں، اس لئے انکو حروف ذلقیہ کہتے ہیں"

۵۔ **حروف نطعیہ**، یہ تین حروف ہیں (۱) طاء (۲) دال (۳) تاء، نِطَع تالو کا اگلا حصّہ جس میں شکن جیسا ہوتا ہے، یہ حروف تالو کے اس حصّہ سے نکلتے ہیں، اسلئے انکو حروف نطعیہ کہتے ہیں،

۶۔ **حروف صفیریہ واسلیہ**، یہ تین حروف ہیں (۱) ص (۲) س (۳) زاسلہ زبان کے سرے کی پشت کو کہتے ہیں۔ یہ حروف زبان کے اس حصّہ سے نکلتے ہیں اس لئے انکو اسلیہ کہتے ہیں۔ صفیر چڑیا کی آواز کو کہتے ہیں۔ ان حروف کی آواز اس آواز کے مشابہ ہوتی ہے، اس لئے انکو صفیریہ کہتے ہیں۔

۷۔ **حروف لثویہ**، یہ تین حروف ہیں۔ (۱) ظ (۲) ذ (۳) ث لثہ مسوڑے کو کہتے ہیں۔ یہ حروف قریب لثہ سے نکلتے ہیں اسلئے انکو لثویہ کہتے ہیں۔

۸ **حروف شفویہ**، یہ چار حروف ہیں۔ (۱) ف (۲) ب (۳) م (۴) واو غیر مدہ شفہ ہونٹ کو کہتے ہیں یہ حروف ہونٹ سے نکلتے ہیں اس لئے ان کو شفویہ کہتے ہیں

صفاتِ حروف

جن کیفیات کے ساتھ حروف اپنے مخرج سے ادا ہوتے ہیں۔ ان کیفیات کو صفات کہتے ہیں۔

صفات کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لازمہ جو حروف سے کبھی جدا نہ ہوں۔ (۲) عارضہ جو حروف سے جدا ہو سکتی ہوں۔ صفات لازمہ سترہ ہیں، انکی دو قسمیں ہیں۔ (۱) متضادہ جس کی ضد کوئی دوسری صفت ہو۔ (۲) غیر متضادہ جسکی ضد کوئی دوسری صفت نہ ہو انکو صفات مفردہ بھی کہتے ہیں۔

صفاتِ متضادہ بیان

صفات متضادہ دس ہیں جن میں پانچ صفتیں پانچ کی ضد ہیں

ہمس جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انکو مہموسہ کہتے ہیں اسے حروف ہیں ف، ح، ث، ہ، ش، خ، ص، س، ک، ت جنکا مجموعہ فَحَثَّهُ شَخْصٌ[1] سَكَتْ ہے، اس صفت کا مطلب ہے کہ ان حروف کے ادا کرنے کے وقت مخرج میں ایسے ضعف کیساتھ ٹھہرے

[1] یعنی اس شخص نے ترغیب دلائی جو خاموش رہا۔

کہ سانس جاری رہ سکے اور آواز میں کچھ پستی ہو۔

۲۔ جہر۔ یہ ہمس کی ضد ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انکو مجہورہ کہتے ہیں۔ مہموسہ کے علاوہ باقی اُنیس[۱۹] حروف مجہورہ ہیں۔ ع، ظ، م، و، ز، ن، ق، ی، ذ، ی، غ، ض، ج، د، ط، ل، ب، انکا مجموعہ عَظُمَ وَزْنُ قَارِئٍ ذِیْ غَضٍّ جِدٍّ طَلَبَ[۱] ہے،

اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری نہ رہ سکے اور آواز میں کچھ بلندی ہو۔

۳۔ شِدَّت۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اُن کو شدیدہ کہتے ہیں۔ ایسے حروف آٹھ ہیں، أ، ج، د، گ، ق، ط، ب، ت، ان کا مجموعہ اَجِدُکَ قَطَبْتَ[۲] ہے اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی قوت کیساتھ ٹھہرے کہ فوراً بند ہو جائے اور اس میں کچھ سختی ہو۔

۴۔ رِخْوَت۔ یہ شدت کی ضد ہے، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اُنکو، رخوہ کہتے ہیں۔ ایسے حروف سولہ[۱۶] ہیں۔ خ، س، ح، ظ، ش، ھ، ف، ض، غ، ث، ی، ا، ف، ذ، ان کا مجموعہ خُصَّ حَظٌّ شَسْعٌ هَزَّ ضِغْثٌ یَافِذٌ[۳] ہے

---

[۱] جس نے نیچی نگاہ رکھنے والے قاری کا وزن عظیم ہوا اس نے طلب میں کوشش کی۔ [۲] تجھ کو بدمزاج پاتا ہوں میں، [۳] کم حصہ مونث کی گئی اور پراگندہ نالی سے ہے اسے پریشان آدمی۔

اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت آواز مخرج، میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز جاری رہے اور اس میں کچھ نرمی ہو

۴۔ توسط۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو متوسط کہتے ہیں ایسے حروف پانچ ہیں۔ ل، ن، ع، م، ر، ان کا مجموعہ لِنْ عُمَرْ[1] ہے اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں نہ پوری طرح بند ہو اور نہ پوری طرح جاری ہو۔

فائدہ۔ توسط کوئی علٰحدہ صفت نہیں بلکہ اسمیں کچھ شدّت اور کچھ رخوت ہے۔ اسلئے دونوں سے جدا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسکو علٰحدہ شمار نہیں کیا گیا۔

۵۔ اِستعلاء۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے، اسکو مستعلیہ کہتے ہیں ایسے حروف سات ہیں۔ خ، ص، ض، غ، ط، ق، ظ۔ ان کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ[2] ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ ہمیشہ اوپر کے تالو کیطرف اُٹھ جاتی ہے، جسکی وجہ سے یہ حروف موٹے ہو جاتے ہیں۔

۶۔ استفال۔ یہ استعلاء کی ضد ہے، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انکو مستفلہ کہتے ہیں ایسے حروف بائیس[22] ہیں، أ، ب، ت، ث، ج، ح، د، ذ، ر، ز، س، ش، ع، ف، ک، م، ن، ہ، و، ی۔ ان کا مجموعہ، اُنْشُرْ حَدِیْثَ عِلْمِکَ سَوْفَ تُھْجَرُ بُدًّا[3] ہے، اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے

---

[1] ترجمہ: نرم ہوا اے عمر۔ [2] گرمی کے موسم میں گھاس پوس کے مکان میں قیام کر، [3] اپنی علمی بات کو مشہور کر ضرور تجھ سے اسکے عوض سونا مانگا جائیگا،

وقت زبان کی جڑ اوپر کے تالو کیطرف نہیں اٹھتی۔ جسکی وجہ سے یہ حروف باریک رہتے ہیں۔

۸۔ اِطْبَاق۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے۔ ان کو مطبقہ کہتے ہیں ایسے حروف چار ہیں، ص، ض، ط، ظ۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ اوپر کے تالو سے مل جاتا ہے۔

۹۔ انفتاح: یہ اطباق کی ضد ہے، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو منفتحہ کہتے ہیں ایسے حروف پچیس[۲۵] ہیں جو مطبقہ کے وہ ہیں ان کا مجموعہ یہ ہے، مَنْ اَخَذَ وَجْدَ سَعَةٍ فَزَكَا حَقَّ لَهٗ شُرْبُ غَيْثٍ[۱] اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیانی حصہ اوپر کے تالو سے جدا رہتا ہے،

۱۰۔ اِذْلاق: حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو ذلقہ کہتے ہیں ایسے حروف چھ ہیں ف، ر، م، ن، ل، ب۔ ان کا مجموعہ فَرَّ مِنْ لُبٍّ[۲] ہے اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ یہ حروف زبان اور ہونٹ کے کنارے سے بہت سہولت کے ساتھ جلدی سے ادا ہوتے ہیں جیسے پھسلنے کی جگہ سے کوئی چیز بآسانی پھسل جاتی ہے۔

۱۱۔ اصمات: یہ اذلاق کی ضد ہے، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو مصمتہ کہتے ہیں، ایسے حروف تیئیس[۲۳] ہیں جو ذلقہ کے علاوہ ہیں

---

[۱] جو وسعت مال کی تونگری پائے اور وہ مال پاکیزہ ہو بارش رحمت کا پینا اس کو جائز ہے
[۲] بھاگا عقل سے،

ان کا مجموعہ یہ ہے جُزْغَثٍّ سَاخِطٍ صَدٍّ ثِقَةً اِذْ وَعْظُهٗ یَحُضُّكَ[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ کیساتھ ادا ہوتے ہیں۔

صفات غیر متضادہ کا بیان

صفات غیر متضادہ سات ہیں،

۱۔ **صفیر** جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو صفیریہ کہتے ہیں ایسے حروف تین ہیں سٓ سٗ صٓ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان حروف کے ادا کرتے وقت سیٹی کیطرح ایک تیز آواز نکلتی ہے۔

۲۔ **قلقلہ** جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف قلقلہ کہتے ہیں، ایسے حروف پانچ ہیں ق، ط، ب، ج، د، انکا مجموعہ قُطْبُ جَدٍّ[2] ہے اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ساکن ہونے کیحالت میں ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج کو حرکت ہوتی ہے،

۳۔ **لین** جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف لین کہتے ہیں۔ ایسے حروف دو ہیں واو ساکن ماقبل مفتوح اور یاء ساکن ماقبل مفتوح اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ ان کو مخرج سے ایسی نرمی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے کہ اگر مد کرنا چاہیں تو مد ہو سکے۔

---

[1] اس غصہ کرنے والے کے دھوکے سے درگذر کر جو نیک آدمی کو رکنے کی نصیحت تجھ خیر پر آمادہ کرے گی۔ [2] مدار بزرگی

۴۔ **انحراف**۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف منحرفہ کہتے ہیں، ایسے حروف دو ہیں لام، را، اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ لام کے ادا کرنے میں آواز زبان کے کنارے کی طرف اور را کے ادا کرنے میں آواز زبان کی پیٹھ کیطرف مائل ہو جائے، مگر اس کا لحاظ رکھا جائے کہ لام کے بجائے را، اور را کے بجائے لام نہ ہونے پائے،

۵۔ **تکریر**۔ جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اسکو حرف مکرّر کہتے ہیں اور یہ صرف ایک حرف را ہے، اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ اسکے ادا کرتے وقت زبان میں رعشہ ہوتا ہے، اسلئے آواز میں تکرار کی مشابہت ہوتی ہے اور یہ مطلب نہیں کہ اس میں تکرار ظاہر کیا جائے اس سے بچنا چاہئے خواہ را مشدد ہو یا مخفف۔

۶۔ **تفشی**۔ جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اسکو حرف متفشی کہتے ہیں اور یہ صرف ایک حرف شین ہے، اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ اسکے ادا کرتے وقت آواز منہ کے اندر پھیل جاتی ہے۔

۷۔ **استطالت**۔ جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اس کو حرف مستطیل کہتے ہیں۔ اور یہ صرف ایک حرف ضاد ہے، اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ اسکے ادا کرتے وقت شروع مخرج سے آخر مخرج تک آواز کو امتداد رہتا ہے، یعنی پورے مخرج میں آواز جاری رہتی ہے اسی وجہ سے آواز طویل ہو جاتی ہے، اس میں دیر تک آواز کو قصداً

چکر دینا، یا اس کو دال پڑیا ظا پڑھنا درست نہیں بلکہ اس کا جو اصلی مخرج ہے اس سے صفات کی رعایت کر کے ادا کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ضاد صحیح ادا ہو جائے گا، لیکن اس کی صحت کسی ماہر قاری سے ضرور کرنی چاہیئے اسی طرح دوسرے حروف کی صحت بغیر ماہر اُستاذ کے حاصل نہیں ہو سکتی اسکا بہت اہتمام کرنا چاہیئے، محض عقل سے اس کو حاصل کرنا حماقت ہے، جو چیز نقل پر موقوف ہو وہ صرف عقل سے کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

صفات عارضہ کا بیان

واضح ہو کہ صفات عارضہ تمام حروف میں نہیں پائی جاتیں۔ صرف آٹھ حروف میں مختلف حالتوں میں پائی جاتی ہیں، وہ آٹھ حروف یہ ہیں۔ لام، راء، میم ساکن و مشدد، نون ساکن و نون تنوین کو بھی شامل ہے، ھمزہ، الف ماقبل مفتوح واد ساکن ماقبل مضموم یاء ساکن ماقبل مکسور، ان کا مجموعہ یہ ہے اَوْ یَرْمَلَانِ ہے

اب ہر حرف کے اس قسم کی صفات کا تفصیل کیساتھ بیان کیا جاتا ہے،

لام کے قاعدے

لفظ اللہ کے لام سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو تو اس لام کو پُر پڑھیں گے ۔ اور اگر اس سے پہلے زیر ہو تو باریک پڑھیں گے ۔ پُر پڑھنے کو تفخیم اور باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں پُر پڑھنے کی مثال جیسے مِنَ اللّٰہِ باریک پڑھنے کی مثال جیسے لِلّٰہِ ۔

اللّٰہ کے لام کے علاوہ اور کوئی لام پُر نہیں پڑھا جاتا اسکا لحاظ رکھنا چاہئے ۔ اسمیں اکثر لوگ غلطی کرتے ہیں ۔

را کے قاعدے

۱۔ اگر را مخفف یا مشدد پر زبر یا پیش ہو تو اس را کو پُر پڑھینگے جیسے ، رَبَّنَا ، اَمْرُنَا ، سِرًّا ، ضُرٌّ ،

۲۔ را مخفف یا مشدد پر زیر ہو تو را باریک پڑھیں گے جیسے ، اَفْرِغْ ، بِالْبِرِّ

۳۔ را ساکن اور اُس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو اس را کو پُر پڑھیں گے جیسے ، قَرْیَۃٌ ، یُرْزَقُوْنَ

۴۔ را ساکن سے پہلے کسرہ اصلی اسی کلمہ میں ہو اور را کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف نہ ہو تو ایسی را کو باریک پڑھیں گے جیسے اِغْفِرْ

را ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو تو را کو پُر پڑھیں گے جیسے اِرْجِعُوْا اسمیں ہمزہ پر زیر عارضی ہے اسلئے را کو پُر پڑھیں گے

۶۔ اگر را ساکن ایک کلمہ میں ہو اور اس سے پہلے زیر علیحدہ کلمہ میں ہو تو را کو پُر پڑھیں گے جیسے اِمۡ اۡتَابُوۡا ، رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ اس میں اَمۡ علیحدہ کلمہ ہے اور اِرۡتَابُوۡا علیحدہ ہے اسی طرح رَبِّ اور ارۡجِعُوۡنِ علیحدہ علیحدہ کلمے ہیں، اس لئے را کو پُر پڑھیں گے،

۷۔ اگر را ساکن سے پہلے کسرہ ہو اور را کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ خُصَّ ضَغۡطٍ قِظۡ میں سے کوئی حرف آجائے تو را کو پُر پڑھیں گے جیسے قِرۡطَاس مِرۡصَاد، فِرۡقَةٌ، لیکن فِرۡقٍ میں بعض قاریوں کے نزدیک ترقیق یعنی را کو باریک پڑھنا بھی جائز ہے۔

تنبیہ: اَنۡذِرۡ قَوۡمَكَ میں را کے بعد اگرچہ قاف ہے جو حروف مستعلیہ میں سے ہے لیکن پھر بھی را کو باریک پڑھیں گے کیونکہ جس کلمہ میں را ہے وہ علیحدہ کلمہ ہے اور جس کلمہ میں قاف ہے وہ علیحدہ کلمہ ہے،

۸۔ اگر را ساکن کا ماقبل بھی ساکن ہو اور وہ یا نہ ہو تو اس ساکن سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھیں گے اور زیر ہو تو باریک پڑھیں گے، ایسی صورت وقف کیحالت میں ہوتی ہے جیسے لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝ يَوۡمُ الۡحَشۡرِ میں را کو پُر پڑھیں گے۔ اور ذِی الذِّکۡرِ میں باریک پڑھیں گے،

۹۔ اگر را ساکن سے پہلے والا ساکن حرف یا ہے تو پھر ہر حالت میں را کو باریک پڑھیں گے خواہ یا سے پہلے کوئی بھی حرکت ہو جیسے طَيۡرٌ، بَشِيۡرٌ، وَقۡفًا

تنبیہ (۱)، لفظ مِصْرَ اور عَيْنُ الْقِطْرِ میں وقف کیحالت میں قاعدے کے مطابق راکو باریک ہونا چاہئے کیونکہ وقف میں را ساکن ہو جائے گی، اور اس کا ماقبل بھی ساکن ہے اور اس سے پہلے زیر ہے، مگر قاریوں نے ان دونوں لفظوں میں راکو باریک اور پُر دونوں طرح پڑھا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسی حالت میں خود را کی حرکت کا اعتبار کیا جائے، لہذا مِصْرَ میں تفخیم اولیٰ ہے کیونکہ را پر زبر ہے، اور الْقِطْرِ میں ترقیق اولیٰ ہے کیونکہ را پر زیر ہے۔

۲۔ سورۂ والفجر میں اِذَا یَسْرِ پر جب وقف کریں تو قاعدے کے مطابق راکو پُر پڑھنا چاہئے کیونکہ وقف کیحالت میں را ساکن ہو جائے گی اور اس کا ماقبل بھی ساکن ہے اس لئے اس سے پہلے والے حرف کو دیکھا جائیگا اور اس پر زبر ہے مگر ضعیف روایت میں بعض قاریوں کے نزدیک باریک پڑھنے کو لکھا ہے،

۱۰۔ قرآن پاک کے اندر صرف ایک جگہ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا میں را پر امالہ ہے، اس میں راکو باریک پڑھیں گے اس کے پڑھنے کا طریقہ ایسا ہے، جیسے دَدْرِمے کی راکا،

فَائِدَہ رامکسور اور مضموم پر اگر روم کیا جائے تو را کے پُر اور باریک پڑھنے میں خود را کی حرکت کا اعتبار ہوگا، اگر را پر پیش ہے تو پُر پڑھیں گے جیسے مُنْتَصِرٌ اور اگر را پر زیر ہو تو باریک پڑھیں گے جیسے وَالْفَجْرِ۔

تنبیہ روم حرف مکسور اور مضموم پر ہوتا ہے مفتوح پر نہیں ہوتا، روم میں حرف کو ساکن نہیں پڑھا جاتا بلکہ اُس پر جو حرکت ہوتی ہے اس کو بہت خفیف طور پر ظاہر کیا جاتا ہے، اس کا پورا بیان آئندہ آئیگا، انشاءاللہ۔

میم مشدّد کا قاعدہ

میم مشدد کا ایک حکم ہے اور وہ غنہ ہے غنہ کے معنیٰ ہیں ناک میں آواز لیجانا جیسے ثُمَّ اسکو حرف غنہ کہتے ہیں، غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہے،

میم ساکن کے قاعدے

میم ساکن کے تین حکم ہیں (۱) ادغام (۲) اخفاء (۳) اظہار
ایک حرف میں ادغام، ایک حرف میں اخفاء، چھبیس ۲۶ میں اظہار
اب ہر ایک کا قاعدہ بیان کیا جاتا ہے،

۱۔ میم ساکن کے بعد اگر میم آجائے تو ادغام ہوگا، جیسے وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اس کو ادغام صغیر مثلین کہتے ہیں۔

تنبیہ: اس صورت میں میم مشدد کیطرح غنہ ہوگا۔

۲۔ میم ساکن کے بعد با آوے تو اخفاء ہوگا۔ جیسے مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ۔ اس کو اخفاء شفوی کہتے ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ دونوں ہونٹوں

کے خشکی والے حصّہ کو نرمی کے ساتھ ملاکر ایک الف کی مقدار کھینچکر خیشوم سے میم کو ادا کیا جائے اور ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی تری والے حصّہ کو سختی کے ساتھ ملاکر باء کو ادا کیا جائے،

تنبیہ: اس میں بھی میم مشدد کیطرح غنہ ہوگا،

۲۔ میم ساکن کے بعد میم اور باء کے علاوہ باقی چھبیس ۲۶ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو اظہار ہوگا جیسے اَکْرَمْتَ اسکو اظہار شفوی کہتے ہیں اس کا مطلب یہ کہ میم کو اپنے مخرج سے بلا غنہ ظاہر کیا جائے

نون مشدد کا قاعدہ

میم مشدد کی طرح اس کا بھی صرف ایک حکم ہے اور وہ غنہ ہے جیسے اِنَّ اسکو بھی حرف غنہ کہتے ہیں۔

نون ساکن اور تنوین کے قاعدے

نون ساکن اور تنوین کے چار حکم ہیں۔ (۱) اظہار (۲) ادغام (۳) اقلاب (۴) اخفاء چھ حرفوں میں اظہار۔ چھ میں ادغام۔ ایک میں قلب۔ پندرہ حرفوں میں اخفا۔

اب ہر ایک کا قاعدہ بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف حلقی ح خ ع غ ء ہ ،

میں سے کوئی حرف آجائے تو نون کا اظہار ہوگا یعنی نہ غنہ ہوگا اور نہ آواز ناک میں لیجائیں گے، ہر ایک کی مثال ترتیب وار لکھی جاتی ہے، پہلے نون ساکن کی پھر تنوین کی جیسے وَاغِرٌ، وَالْمُنْخَنِقَةُ، اَنْعَمْتَ، فَسَيُنْغِضُوْنَ، مَنْ اٰمَنَ، مِنْهُمْ، عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ، يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ، سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ، اِلٰهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ، جَنّٰتٍ هُمْ،

۲۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر حروف یَرْمَلُوْنَ یعنی ی ر م ل و ن، میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام ہوگا، چار حرفوں میں ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا، اور دو میں بغیر غنہ،

جن چار حرفوں میں ادغام غنہ کے ساتھ ہوتا ہے وہ ی ن م و، ہیں ان کا مجموعہ یَنْمُوْ ہے ہر ایک کی مثال ترتیب وار لکھی جاتی ہے، مَنْ يَّقُوْلُ، مِنْ نَّاصِرِيْنَ، مِنْ مَّالٍ، مِنْ وَّالٍ، لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ، حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ، صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ، جن دو حرفوں میں ادغام بلا غنہ ہوتا ہے۔ وہ ر اور ل ہیں ہر ایک کی مثال جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ، مِنْ لَّدُنْهُ، هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

تنبیہ: نون ساکن اور تنوین کا ادغام اُس وقت ہوتا ہے جب مدغم اور، مُدغم فیہ علیحدہ علیحدہ کلموں میں ہوں جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے اور اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک ہی کلمہ میں ہوں تو پھر اظہار بالحاظ واجب ہوگا. اِس کو اظہار مطلق کہتے ہیں جیسے، دُنْيَا، قِنْوَانٌ

صِنْوَانٌ ، بُنْيَانٌ ، تمام قرآن پاک میں اس قاعدے کے یہی چار لفظ ہیں

۳۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر با آوے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر پڑھا جائے گا ، اور اس میم میں بھی غنہ اور اخفاء ہوگا ، اصطلاح میں اس کو قلب کہتے ہیں جیسے ، مِنْ ۴ بَعْدِ خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ ۵

تنبیہ ، تنوین کے بعد اگر حرف ساکن ہو تو تنوین والے کلمہ پر صرف ایک حرکت رہے گی اور دوسری حرکت کو نون مکسور سے بدل کر ساکن سے ملادیں گے جیسے خَيْرُ الْوَصِيَّةِ ، فَخُوْرَنِ الَّذِيْنَ ، نُوْحُ ابْنَهٗ اس چھوٹی سی نون کو نون قطنی کہتے ہیں ،

۴۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر ان پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو غنہ کیساتھ اخفاء ہوگا ، وہ حروف یہ ہیں ، ت ، ث ، ج ، د ، ذ ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ف ، ق ، ک ، ترتیب وار ہر ایک کی مثال لکھی جاتی ہے ، پہلے نون ساکن کی پھر تنوین کی جیسے ، اَنْتُمْ ، اُنْثٰى اَنْجَيْنَاهُ ، اَنْدَادًا ، لِتُنْذِرَ ، اَنْزَلَ ، تَنْسَوْنَ . اِنْشَاءَ . يُنْصَرُوْنَ ، مَنْصُوْرٍ اَنْطَقَ ، يَنْظُرُوْنَ ، اَنْفُسَكُمْ ، يَنْقُصُوْنَ ، مِنْكُمْ ، جَنّٰتٍ تَجْرِىْ ، ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ، كَاْسًا دِهَاقًا ، بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ ، مُبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ ، قَوْلًا سَدِيْدًا صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ، عَمَلًا صَالِحًا ، قُوَّةً ضُعْفًا ، حَيٰوةً طَيِّبَةً ، ظِلًّا ظَلِيْلًا ،

بُيُوتًا فَارِهِينَ ۝ رِزْقًا قَالُوا رَسُولٍ كَرِيمٍ اس اخفا کے ادا کرنے کی شکل وہی ہوتی ہے جو اردو میں، اُونٹ، بانس، کنواں وغیرہ کی۔ لیکن بغیر ماہر استاد کے ادائیگی مشکل ہے،

فائدہ۔ حروف اخفا، ان اشعار میں جمع ہیں آسانی کیواسطے لکھے جاتے ہیں

پندرہ حرفوں میں تم اخفا کرو ۔۔۔ مجھ سے سُن لو ان کی تم تفصیل کو
تا و ثا و جیم و دال و ذال و زا ۔۔۔ سین و شین و صاد و ضاد و طا و ظا۔
فا و قاف و کاف ہیں یہ پندرہ ۔۔۔ اسکو اخفا حقیقی ہے لکھا

ہمزہ کے قاعدے

۱۔ جب دو ہمزہ جمع ہوں اور پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے جیسے اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانًا کہ اصل میں اَءْمَنَ، اُءْتُمِنَ اِئْمَانًا تھا،

۲۔ جب دو ہمزہ متحرک جمع ہوں اور دونوں قطعی ہوں تو تحقیق ہوگی، یعنی ہمزہ کو اپنے مخرج سے مع صفت شدت کے ادا کیا جائے گا مگر اَءْعْجَمِیٌّ، جو سورۂ حٰمٓ سجدہ میں ہے، اس میں بجائے تحقیق کے تسہیل ہوگی یعنی ہمزہ کو ہمزہ کے درمیان اور اس حرف علت کے درمیان پڑھا جائیگا جو ہمزہ کی حرکت کے موافق ہے، پس مثال مذکور میں نہ تو بالکل ہمزہ پڑھیں گے اور نہ الف بلکہ ان دونوں کے درمیان

درمیان پڑھیں گے۔

۳۔ اگر پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی ہو اور مفتوح ہو تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور ابدال دونوں جائز ہیں۔ مگر ابدال اولے ہے یعنی ہمزہ کو حرف علت سے بدل کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے قرآن پاک میں اس قاعدہ کے صرف تین لفظ ہیں۔(۱) آلذَّكَرَيْنِ (۲) آللّٰهُ (۳) آلْآنَ

۴۔ اگر پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی ہو اور مفتوح نہ ہو تو دوسرا ہمزہ حذف کر دیا جائے گا جیسے اَفْتَرٰى، اَصْطَفٰى، کہ اصل میں ءِافْتَرٰى، ءِاصْطَفٰى تھا،

فائدہ: سورۂ حجرات کے اندر بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ میں اَلِاسْمُ کے لام کے آگے اور پیچھے جو دو ہمزہ الف کی شکل میں لکھے ہیں ان کو بالکل نہ پڑھا جائے گا، اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بِئْسَ کو الگ پڑھا جائے اور لِاسْمُ کے لام کو زیر دیکر سین سے اور میم کو پیش دیکر اگلے لام سے ملا دیا جائے،

تنبیہ: ہمزہ کے باقی قاعدے بڑی کتابوں میں ملاحظہ کئے جائیں۔

الف، واو، یا کے قاعدے

الف ساکن ماقبل مفتوح، واؤ ساکن ماقبل مضموم، یاء ساکن ماقبل مکسور کو حروف مدہ کہتے ہیں، کھڑا زبر، کھڑا زیر، اُلٹا پیش بھی حروف مدہ میں داخل ہیں۔ ذیل کے قاعدوں میں بجائے اتنے طویل نام کے صرف مدہ لکھا جائیگا۔ چونکہ ان تینوں حرفوں میں مد ہوتا ہے، اس لئے ان کو مدہ کہتے ہیں،

اقسام

مد کی دو قسمیں ہیں۔ مد اصلی[۱]، فرعی[۲]

مد اصلی۔ جو کسی سبب پر موقوف نہ ہو اور حروف مدہ کی جو اصلی مقدار ہے اسی قدر پڑھا جائے۔ یعنی الف کو دو زبر، اور واو کو دو پیش اور یا کو دو زیر کے برابر پڑھنا،

مد اصلی کو مد ذاتی اور مد طبعی بھی کہتے ہیں،

مد فرعی۔ جو کسی سبب پر موقوف ہو۔ اور اسکے دو سبب ہیں (۱) ہمزہ (۲) سکون۔ مد فرعی کی چند قسمیں ہیں۔

مد متصل[۱] اسکو مد واجب بھی کہتے ہیں۔ **مد منفصل**[۲] اسکو مد جائز بھی کہتے ہیں

مد لازم کلمی مثقل[۳]، مد لازم کلمی مخفف[۴]، مد لازم حرفی مثقل[۵]، مد لازم حرفی مخفف[۶]، مد لازم لین[۷]، مد عارض لین[۸]، مد وقفی[۹]، مد متصل وقفی[۱۰]، مد لازم وقفی[۱۱]

مدّ متصل۔ حرف مد کے بعد ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہو جیسے جَآءَ، جِیْٓءَ، سُوْٓءَ،

مدّ منفصل۔ حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے مَآ اَنْزَلَ، قَالُوْٓا اٰمَنَّا، فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ،

مدلازم کلمی مثقل۔ حرف مدہ کے بعد اسی کلمہ میں حرف مشدد ہو جیسے ضَآلِّیْنَ

مدلازم کلمی مخفف۔ حرف مدہ کے بعد اسی کلمہ میں حرف ساکن ہو جس کا سکون اصلی ہو۔ یعنی وقف کی وجہ سے نہ ہو جیسے آلْئٰنَ ہ

مدلازم حرفی مثقل۔ حرف مد کے بعد حروف مقطعات میں سے کوئی مشدد حرف ہو جیسے الٓمّٓ کے لام میں۔

الٓمّٓ جو سورۂ آل عمران میں ہے اس میں وقف کی حالت میں مد ہوگا لفظ اللہ سے ملاکر پڑھنے کی حالت میں اختیار ہے۔ خواہ مد کرے یا نہ کرے مگر ملانے کی حالت میں میم مشدد نہ ہوگی،

مدلازم حرفی مخفف: حرف مد کے بعد حروف مقطعات میں سے کوئی حرف ساکن ہو جیسے صٓ، یٰسٓ۔

مدلازم لین۔ تین حرفی مقطعات میں بیچ کا حرف بجائے مدہ کے لین ہو یعنی حرف علت ساکن ہو اور ماقبل کی حرکت اُس کے موافق نہ ہو۔ جیسے کٓھٰیٰعٓصٓ میں ع ہے۔ اس میں مد کرنا اولیٰ ہے اور نہ کرنا بھی جائز ہے۔

مدعارض لین۔ حرف لین کے بعد کوئی حرف ساکن ہو وقف کیوجہ سے جیسے وَالصَّیْفِ میں یا اور خَوْفٍ میں واو اگر وقف نہ کیا جائے تو مد نہ ہوگا۔

مدوقفی حرف مد کے بعد کوئی حرف ساکن ہو وقف کیوجہ سے جیسے یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ میں یا، اور یَعْلَمُوْنَ میں واو۔

مدمتصل وقفی۔ مدمتصل کا ہمزہ وقف کیوجہ سے ساکن ہو جائے جیسے نَشَآءُ ۝

مدلازم وقفی۔ حرف مد کے بعد دو سبب، سکون لازم اور سکون عارض جمع ہو جیسے جَآنٌّ ۝

فائدہ: مدلازم کے تمام اقسام میں صرف طول ہے۔

۲۔ مدعارض لین اور مدوقفی میں طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں مگر عارض لین میں سب سے بہتر قصر ہے پھر توسط پھر طول اور مدوقفی میں سب سے بہتر طول ہے پھر توسط پھر قصر، طول تین الف کے برابر، توسط دو الف کے برابر، قصر ایک الف کے برابر کھینچنے کو کہتے ہیں۔

۳۔ متصل اور منفصل کی مقدار میں کئی قول ہیں۔ (۱) دو الف (۲) ڈھائی الف، (۳) تین الف، (۴) چار الف، بعض نے مدمتصل کی مقدار پانچ الف تک بیان کی ہے، لیکن اسکا خیال رکھنا چاہئے کہ جس مد کی جو مقدار شروع میں اختیار کیجائے وہی آخر تک رہے اسی طرح اس کا لحاظ رہے کہ مدمنفصل کی مقدار مدمتصل سے زیادہ نہ ہونے پائے۔

۴۔ اگر الف اور واو مدہ سے پہلے حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف ہو یا راء پر یا لام پر ہو تو الف اور واو کو بھی پُر پڑھا جائے گا،

ادغام کا بیان

ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدد پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں پہلے حرف کو مُدغم اور دوسرے حرف کو مُدغم فیہ کہتے ہیں ادغام کی ضد اظہار ہے، ادغام کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ **ادغام مثلین**۔ ایسے دو حروف جمع ہوں جو مخرج اور صفات دونوں میں متفق ہوں جیسے اِذْهَبْ بِكِتَابِيْ ، قُلْ لَّكُمْ ،

۲۔ **ادغام متجانسین**۔ ایسے دو حرف جمع ہوں جو مخرج میں متفق ہوں اور صفات میں مختلف ہوں۔ جیسے لَقَدْ تَّقَطَّعَ ، قَدْ تَّبَيَّنَ ،

۳۔ **ادغام متقاربین**۔ ایسے دو حروف جمع ہوں جو مخرج اور صفات میں قریب ہوں جیسے قُلْ رَّبِّ ، بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ ، یہ ادغام جائز ہے واجب نہیں۔

پھر ادغام کی دو قسمیں ہیں صغیر کبیر

ادغام صغیر۔ جس حرف کا ادغام کیا جائے وہ پہلے سے ہی ساکن ہو جیسے اِذْذَّهَبَ»

ادغام کبیر۔ جس حرف کا ادغام کیا جائے وہ متحرک ہو بعد میں

ساکن کرکے ادغام کیا جائے جیسے فِيْهِ هُدًى ۛ

ادغام کبیر سب قاریوں کے یہاں نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہمارے امام حفصؒ جن کی قرأت ہندوستان میں مروج ہے وہ بھی یہ ادغام نہیں، کرتے۔

ادغام صغیر کی دو قسمیں ہیں، تام[1]، ناقص[2]۔

ادغام صغیر تام۔ وہ ادغام ہے جس میں پہلے حرف کو بالکل دوسرے حرف کیطرح کر لیا جائے جیسے وَدَّتْ طَّائِفَةٌ میں تا کا طا میں ادغام۔

ادغام صغیر ناقص، وہ ادغام ہے جس میں پہلے حرف کو بالکل دوسرے کی طرح نہ کیا جائے بلکہ پہلے حرف کی بھی کوئی صفت باقی رہے جیسے مَنْ يَّقُوْلُ میں نون کا یا میں ادغام۔

فائدہ۔ لام تعریف کا ادغام حروف شمسیہ میں ہوتا ہے۔ حروف قمریہ میں نہیں ہوتا

حروف شمسیہ یہ ہیں: طِبْ[1] ثُمَّ صِلْ رُحْمًا تَفُزْ ضِفْ ذَا نَعِمْ
دَعْ[2] سُوْءَ ظَنٍّ زُرْ شَرِيْفًا لِلْكَرَمْ

اس شعر کے ہر لفظ کا پہلا حرف لیا جائے

حروف قمریہ یہ ہیں۔ اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ[3]

ترجمہ [1] پاک رہ پھر صلہ رحمی کر کامیاب ہوگا مہمانداری کر صاحب نعمت کی [2] برے گمان کو چھوڑ دے تو زیادت کر بزرگ شخص کی بوجہ بزرگی کے، [3] تو اپنے ارادہ کی خوبی کو طلب کر یعنی اچھے ہی کاموں کا ارادہ کیا کر اور اسکے بانجھ بے ثواب ہوجانے سے ڈر۔

موانع ادغام

ان صورتوں میں ادغام نہ کیا جائے گا۔

۱۔ پہلا حرف تا، مضموم ہو جیسے، كُنْتُ تُرَابًا ۝

۲۔ پہلا حرف تا، مفتوح ہو جیسے، اَنْتَ تُكْرِهُ، كُنْتَ ثَاوِيًا،

۳۔ پہلے حرف پر تنوین ہو جیسے، وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

۴۔ پہلے حرف پر تشدید ہو جیسے، فَتَمَّ مِيقَاتُ

۵۔ پہلے لفظ سے کوئی حرف ساقط ہو گیا ہو۔ لیکن یہ صورت اگر مثلین میں ہو یعنی پہلے حرف کے بعد اسی جیسا دوسرا حرف ہو تو ادغام بھی جائز ہے جیسے، يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ، يَخْلُ لَكُمْ، وَاِنْ يَكُ كَاذِبًا،

۶۔ پہلا حرف مدہ ہو جیسے وَمَا تُوَدُّهُمْ، فِي يُوسُفَ،

۷۔ پہلا حرف حلقی ہو، خواہ دوسرا بھی ہو یا نہ ہو جیسے، فَاصْفَحْ عَنْهُمْ، لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا ۝

البتہ اس صورت میں اپنے مماثل میں ادغام ہوگا، جیسے مَالِيَهْ هَلَكَ۔

نقشہ صفات حروف

اسمائے حروف	صفات لازمہ		صفات عارضہ
	عشرہ متضادہ	سبعہ غیر متضادہ	
ا	مجہورہ، رخوہ، مستفلہ منفتحہ، مصمتہ	مدّیہ	مدّیہ، ممالہ مرققہ، مفخمہ
ب	مجہورہ، شدیدہ، مستفلہ منفتحہ، مذلقہ	مقلقلہ	مماثل مدغمہ مرققہ، مدغمہ بالتجانس
ت	مہموسہ، شدیدہ، مستفلہ منفتحہ، مصمتہ		مماثل مدغمہ مرققہ، مدغمہ بالتجانس
ث	مہموسہ، رخوہ، مستفلہ منفتحہ، مصمتہ		مرققہ، مدغمہ بالتجانس
ج	مجہورہ، شدیدہ، مستفلہ منفتحہ، مصمتہ	مقلقلہ	مرققہ
ح	مہموسہ، رخوہ، مستفلہ منفتحہ، مصمتہ		مرققہ
خ	مہموسہ، رخوہ، مستعلیہ منفتحہ، مصمتہ		مفخمہ

اسماء حروف	صفات لازمه		صفات عارضه
	عشره متضاده	سبعه غیر متضاده	
د	مجهوره، شدیده، مستفله منفتحه، مصمته	مقلقله	مرققه، مدغمه بالتجانس
ذ	مجهوره، رخوه، مستفله منفتحه، مصمته		مرققه، مدغمه بالتجانس
ر	مجهوره، متوسطه، مستفله منفتحه، مذلقه	منحرفه، مکرره	مرققه
ز	مجهوره، رخوه، مستفله منفتحه، مصمته	صفیریه	مرققه
س	مهموسه، رخوه، مستفله منفتحه، مصمته	صفریه	مرققه
ش	مهموسه، رخوه، مستفله منفتحه، مصمته	متفشیه	مرققه
ص	مهموسه، رخوه، مستعلیه مطبقه، مصمته	صفیریه	مفخمه
ض	مجهوره، رخوه، مستعلیه مطبقه، مصمته	مستطیلیه	مفخمه

اسماء حروف	صفات لازمه		صفات عارضه
	عشره متضاده	سبعه غیر متضاده	
ط	مجهوره، شدیده، مستعلیه مطبقه، مصمته	مقلقله	مفخمه
ظ	مجهوره، رخوه، مستعلیه مطبقه، مصمته		مفخمه
ع	مجهوره، متوسطه، مستفله منفتحه، مصمته		مرققه
غ	مجهوره، رخوه، مستعلیه منفتحه، مصمته		مفخمه
ف	مهموسه، رخوه، مستفله منفتحه، مذلقه		مرققه
ق	مجهوره، شدیده، مستعلیه منفتحه، مصمته	مقلقله	مفخمه مدغمه بالتقارب
ک	مهموسه، شدیده، مستفله منفتحه، مصمته		مرققه
ل	مجهوره، متوسطه، مستفله منفتحه، مذلقه	منحرفه	مغلظه، مدغمه بالتقارب

اسماء حروف	صفات لازمہ		صفاتِ عارضہ
	عشرہ متضادہ	سبعہ غیر متضادہ	
م	مجہورہ، متوسطہ، مستفلہ منفتحہ، مذلقہ	مغناہ	مرققہ، مدغمہ، مخفاۃ الصلہ فی میم الجمع وسکونہ
ن	مجہورہ، متوسطہ، مستفلہ منفتحہ، مذلقہ	مغناہ	مرققہ، مخفاہ، مدغمہ بالتقارب
و	مجہورہ، رخوہ، مستفلہ منفتحہ، مصمتہ	مدیہ، لینیہ	مرققہ، مدیہ
ہ	مہموسہ، رخوہ، مستفلہ منفتحہ، مصمتہ		مرققہ الصلہ فی ہا، الضمیر وسکونہ
ء	مجہورہ، شدیدہ، مستفلہ منفتحہ، مصمتہ		مرققہ، مسہلہ
ی	مجہورہ، رخوہ، مستفلہ منفتحہ، مصمتہ	مدیہ، لینیہ	مرققہ، مدیہ

فائدہ: صفات متضادہ میں سے پانچ صفتیں قوی ہیں (۱) جہر (۲) شدت (۳) استعلاء (۴) اطباق (۵) اصمات، باقی ضعیف ہیں۔

صفات غیر متضادہ سوائے لین کے سب قوی ہیں۔ پس جس حرف

میں جتنی صفات قوت کی ہونگی ، اتنا ہی وہ حرف قوی ہوگا اور جتنی صفات ضعف کی ہونگی ۔ اتنا ہی حرف ضعیف ہوگا۔

اقوی حروف : طؔ ، ضؔ ظؔ قؔ مجموعہ طَضْ ظَقْ

قوی حروف : جؔ ، دؔ ، صؔ ، غؔ ، زؔ مجموعہ جَدْ صَغَرْ زُ

متوسط حروف : ءؔ ، اؔ ، بؔ ، تؔ ، خؔ ، ذؔ ، غؔ ، ثؔ مجموعہ ءَابْ تَخْذَ غُثَّ

ضعیف حروف : سؔ ، شؔ ، لؔ ، وؔ ، یؔ ، مجموعہ سَشْ لُوَی

اضعف حروف : ثؔ ، حؔ ، نؔ ، ہؔ ، ثؔ ، ہؔ ، مجموعہ ثَحْ نَمْ فَہْ

وَقف کا بیان

تعریف وقف: وقف کے لغوی معنیٰ کسی چیز سے رک جانا اور اصطلاح قرا میں اخیر کلمہ غیر موصولہ پر سانس اور آواز کو توڑنا

اقسام وقف: وقف کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) اختیاری (۲) اضطراری (۳) انتظاری (۴) اختباری،

وقف اختیاری: وہ وقف ہے جو بالقصد کیا جائے جیسے استراحت کی غرض سے ہو۔

وقف اضطراری: وہ وقف ہے جو بلا قصد کیا جائے جیسے سانس ٹوٹ جانے کیوجہ سے یا بھول جانے سے یہ وقف ہر کلمہ مقطوعہ پر ہوسکتا ہے،

وقف انتظاری: وہ وقف ہے جو کسی کلمہ پر اختلاف روایت کے جمع کرنے کی غرض سے کیا جائے جیسے وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا پر وقف اسلئے کیا جائے تاکہ سب روایتوں کو پورا کرے،

وقف اختباری: وہ وقف ہے جو کسی کلمہ پر کیفیت[1] وقف یا محل[2] وقف سمجھنے کی غرض سے کیا جائے۔

---

[1] کیفیت وقف جیسے، وقف بالاسکان، وقف بالاشمام، وقف بالروم، وقف بالابدال،

[2] محل وقف، جیسے وقف تام، وقف کافی، وقف حسن، وقف قبیح،

اقسام محل وقف

اسکی چار قسمیں ہیں (۱) وقف تام (۲) وقف کافی (۳) وقف حسن، (۴) وقف قبیح، یہ چاروں قسمیں وقف اختیاری کی ہیں۔

وقف تام: وہ وقف ہے کہ لفظ موقوف علیہ (جس پر وقف کیا جائے) کا مابعد سے نہ لفظی تعلق ہو اور نہ معنوی جیسے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

وقف کافی: وہ وقف ہے کہ لفظ موقوف علیہ کا مابعد سے لفظی تعلق نہ ہو معنوی تعلق ہو جیسے۔ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ اور اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ وغیرہ،

وقف حسن: وہ وقف ہے کہ لفظ موقوف علیہ کا مابعد سے لفظی تعلق ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پر وقف کیا جائے۔

وقف قبیح: وہ وقف ہے کہ لفظ موقوف علیہ کا مابعد سے لفظی اور معنوی تعلق ہو جیسے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں مٰلِکِ پر وقف کیا جائے،

تنبیہ: وقف تام اور وقف کافی میں وقف کرنے کے بعد، اعادہ کی ضرورت نہیں، بلکہ بعد والے کلمہ سے ابتدا کی جائے،

وقف حسن اور وقف قبیح میں وقف کرنے کے بعد اعادہ ضروری ہے، یعنی جس لفظ پر اس قسم کا وقف کیا جائے اسکو پھر سے پڑھنا چاہئے،

کیفیتِ وقف باعتبارِ ادا

اسکی چار قسمیں ہیں۔ وقف[۱] بالاسکان ، وقف[۲] بالابدال ، وقف[۳] بالروم وقف[۴] بالاشمام ،

وقف[۱] بالاسکان : حرف موقوف علیہ متحرک کو ساکن پڑھنا جیسے یَوْمِ الدِّیْنِ ۝

یہ وقف زبر، زیر، پیش، تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے ، خواہ حرکت اصلی ہو یا عارضی ،

وقف[۲] بالابدال : حرف موقوف علیہ کے دو زبر کو الف سے اور تا، مدورہ کو ہا، ساکنہ سے بدل کر پڑھنا ، جیسے نِسَآءً ۝ خَاشِعَةً

وقف[۳] بالرّوم : حرف موقوف علیہ کی حرکت کو اس قدر ضعیف اور ہلکا پڑھنا کہ صرف قریب والا سن کر اس کی حرکت معلوم کر سکے جیسے یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ نَسْتَعِیْنُ ۝

یہ وقف زیر اور پیش میں ہوتا ہے، اور اس کا اندازہ تہائی حرکت ہے۔

وقف[۴] بالاشمام : حرف موقوف علیہ مضموم کو ساکن کرتے ہوئے ہونٹوں سے ضمہ کا اشارہ کرنا جیسے نَسْتَعِیْنُ ، یہ وقف صرف پیش میں ہوتا ہے

تنبیہ !

سکونِ اصلی ، حرکتِ عارضی ، میمِ جمع ، تا تانیث ، ہاءِ سکتہ میں روم اور اشمام جائز نہیں ،

ترتیب وار ہر ایک کی مثال لکھی جاتی ہے

جیسے فَلَا تَقْهَرْ کی را ، وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ کا عین عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کی میم رَحْمَةٌ کی تا ، جو وقف میں ہآ ، ہو گئی ہے ،

لَمْ يَتَسَنَّهْ کی ہاءِ سکتہ ،

۲۔ جس کلمہ پر تنوین ہو وہاں روم جائز ہے مگر روم کی حالت میں تنوین ظاہر نہ ہوگی ،

۳۔ حرف مشدد پر وقف کی حالت میں روم اور اشمام دونوں ہی جائز ہیں ۔

۴۔ سورہ یوسف میں لفظ لَا تَأْمَنَّا کے نون میں ادغام کے ساتھ اشمام اور اظہار کیسا تھ یعنی ادغام نہ کرنے کی حالت میں روم ضروری ہے ،

علاماتِ وقف اور وصل

○ یہ آیت پوری ہونے کی علامت ہے ،

۵ آیت مختلف فیہ ہونے کی علامت ہے ، اس جگہ آیت سمجھ کر وقف کر سکتے ہیں۔

م وقف لازم کی علامت ہے ، اگر کلام ختم ہو رہا ہے تو اس جگہ وقف کرنا لازم ہے ،

ط وقف مطلق کی علامت ہے ، اس جگہ وقف کرنا ضروری ہے ،

ج وقف جائز ہونے کی علامت ہے ،

ز وقف مجوز کی علامت ہے ، اس جگہ وقف کی اجازت دیگئی ہے ،

ص وقف مرخص کی علامت ہے اس جگہ ضرورت کے وقت وقف کر سکتے ہیں

ق قیل علیہ الوقف کی علامت ہے ، اس جگہ وقف کرنے میں حرج تو نہیں مگر بہت ضعیف ہے۔

ک کذالک کی علامت ہے ، یعنی وقف کے بعد وقف کی علامت ہے اور وصل کے بعد وصل کی ،

قف قَدْ یُوْقَفُ کا مخفف ہے ، صیغۂ امر نہیں ہے ، اس جگہ اگر وقف کیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن وقف اختیاری بہتر نہیں ،

صل قَدْ یُوْصَلُ کا مخفف ہے اور قَدْ یُوْقَفُ کا مقابل ہے اس جگہ بہ نسبت وقف کے وصل پسند کیا گیا ہے ،

صلے اَلْوَصْلُ اَوْلٰی کا مخفف ہے ، اس جگہ وصل بہتر ہے اگر، وقف کیا جائے تو پھر سے اس لفظ کا اعادہ ضروری ہے

لا لَا یُوْقَفُ عَلَیْہِ کا مخفف ہے ، اس جگہ وقف ناجائز ہے

قلا وقف مختلف فیہ کی علامت ہے ، اور قِیْلَ لَا یُوْقَفُ عَلَیْہِ کا مخفف ہے اس جگہ وقف نہ کرنا بہتر ہے اور جن کے نزدیک یہاں وقف معتبر ہے ، ان کے نزدیک اعادہ نہ ہوگا

(لا) اسکو آیت لا کہتے ہیں ، اس جگہ وصل بہتر ہے ، اور وقف بھی جائز ہے ، وقف کی حالت میں اعادہ نہ کرنا چاہئے ،

∴ وقف معانقہ کی علامت ہے ، قرآن پاک کے حاشیہ پر معانقہ کا مخفف مع لکھا رہتا ہے اور درمیان آیت میں دو جگہ تین تین نقطے لکھے ہوتے ہیں ، جیسے لَا رَیْبَ فِیْہِ ۔ اس میں نہ دونوں جگہ وقف کرنا چاہئے اور نہ دونوں جگہ

وصل ، بلکہ وصل اول ، وقف ثانی ، یا وقف اوّل وصل ثانی کرنا چاہئے ،

وقفہ اَلْوَقْفُ مَعَ السَّکْتِ کا مخفف ہے ، یہ درحقیقت وقف نہیں بلکہ سکتہ طویلہ ہے ، اس میں اتنی دیر سکتہ کرنا چاہئے جتنی دیر وقف میں تاخیر ہوتی ہے ، لیکن اصل سکتہ جائز نہیں اور اس جگہ وقف کیا جائے تو کر سکتے ہیں ،

وَقْفُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس جگہ وقف مستحب ہے ،

وقف منزل اس کو وقف جبریل بھی کہتے ہیں ، اس کا مطلب یہ ہے کہ نزول قرآن کے وقت جس جگہ جبریل علیہ السلام نے وقف کیا ہے ، وہاں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی وقف فرمایا ہے ، یہ وقف بھی مستحب ہے ،

وقف غفران اس جگہ بہ نسبت وصل کے وقف بہتر ہے

وقف کفران ، اس جگہ وقف کرنے سے قباحت پیدا ہوتی ہے ،

اسلئے وقف نہ کرنا چاہئے ۔

تنبیہ :

۱۔ سورہ دہر میں دو جگہ قَوَارِیْرَا آیا ہے ، اس میں ثانی جگہ وقف اور وصل کی حالت میں الف بالکل نہ پڑھا جائے گا۔
کی اور اول جگہ وقف کی حالت میں الف پڑھا جائے گا۔
وصل کی حالت میں نہ پڑھا جائے گا ،

۲۔ واؤ مشدد اور یا، مشدد پر وقف کی حالت میں تشدید ، کو سختی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے جیسے ، عَدُوٌّ ، عَلَی النَّبِیِّ ۃ

سکتہ کا بیان

سکتہ آواز بند کر دینے اور سانس نہ توڑنے کو کہتے ہیں۔
سکتہ کی دو قسمیں ہیں، لفظی، معنوی
سکتہ لفظی وصل کے حکم میں ہے اور سکتہ معنوی وقف کے حکم میں ہے، سکتہ لفظی بروایت حفصؒ بطریق شاطبی جائز نہیں،
سکتہ معنوی قرآن پاک میں آٹھ جگہ آیا ہے،

جائز	۱	ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا	(سورہ اعراف)
"	۲	اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا	
"	۳	اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا	(سورہ یوسف)
واجب	۴	عِوَجًا	(سورہ کہف)
جائز	۵	يُصْدِرَ الرِّعَآءُ	(سورہ قصص)
واجب	۶	مِنْ مَّرْقَدِنَا	(سورہ یٰسین)
"	۷	قِيْلَ مَنْ	(سورہ قیامہ)
"	۸	كَلَّا بَلْ	(سورہ مطففین)

سکتہ کے قاعدے

۱۔ سکتہ کرتے وقت متحرک کو ساکن کرنا چاہئے اور دو زبر والی تنوین کو الف سے بدلنا چاہئے جیسے عِوَجًا سکتہ

۲۔ سکتہ کرتے وقت حرف مدغم ظاہر کرکے پڑھا جاتا ہے جیسے مَنْ رَاقٍ

۳۔ سکتہ وقف کے حکم میں ہے، لہذا زیر اور پیش والی تنوین کو سکتہ میں حذف کر دینا چاہئے،

۴۔ حرف مد کے بعد سکتہ کیا جائے، تو اس وقت مد کرنا بھی جائز ہے جیسے رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

۵۔ سکتہ کرتے وقت وقف سے زیادہ تاخیر نہ ہونی چاہئے،

۶۔ مد متصل پر سکتہ کیا جائے تو طول جائز ہے لیکن قصر جائز نہیں جیسے يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۝

اور مد منفصل میں سکتہ کی حالت میں مد جائز نہیں،

۷۔ حروف مقطعات پر سکتہ کرنا جائز نہیں،

۸۔ سکتہ وہیں کرنا چاہئے جہاں ثابت ہو،

۹۔ سکتہ کیحالت میں ۔ روم اور اشمام بھی جائز ہے مگر ادا کرنا بہت مشکل ہے اسلئے مستعمل نہیں ،

۱۰۔ جن کلمات کے آخر میں ہا، سکتہ ہے ان پر بجز آیت کے سکتہ کرنا جائز نہیں ،

اس قسم کے کلمات سات ہیں

۱۔	لَمْ يَتَسَنَّهْ	(سورہ بقرہ)
۲۔	اقْتَدِهْ	(" انعام)
۳۔	كِتَابِيَهْ	(" حاقہ)
۴۔	حِسَابِيَهْ	(" ")
۵۔	مَالِيَهْ	(" ")
۶۔	سُلْطَانِيَهْ	(" ")
۷۔	مَاهِيَهْ	(" القارعہ)

ہاءِ ضمیر کا بیان

ہاءِ ضمیر وہ چھوٹی ہ ہے جو کسی اسم کے بجائے آئے، اس کے متعلق چند قاعدے یہاں لکھے جاتے ہیں۔

۱ جب ہاءِ ضمیر کے پہلے زیر ہو یا یا ساکنہ ہو تو ضمیر کو بھی زیر دیا جائے گا، جیسے بِہٖ وَاِلَیْہِ، لیکن چار جگہ قرآن پاک میں اسکے خلاف آیا ہے،

۱ وَمَآ اَنْسٰنِیْہُ ۲ عَلَیْہُ اللّٰہَ ۳ اَرْجِہْ ۴ وَاَلْقِہْ، پہلی دو مثالوں میں ضمیر پر پیش ہے، اور آخر کی دو مثالوں میں ضمیر ساکن ہے،

۲ جب اس ہاءِ ضمیر سے پہلے زیر اور یا ساکنہ نہ ہو تو ضمیر پر پیش پڑھیں گے، جیسے مِنْہُ، اَخَاہُ،
لیکن ایک جگہ قرآن پاک میں اسکے خلاف آیا ہے اور وہ وَیَتَّقْہِ ہے کہ اس میں ضمیر مکسور ہے،

۳ جب ہاءِ ضمیر کے پہلے اور بعد دونوں طرف حرکت ہو تو ضمیر

میں صلہ ہوگا، یعنی ضمیر پر اگر پیش ہو تو واؤ یعنی الٹا پیش زائد کرکے پڑھیں گے اور اگر ضمیر پر زیر ہو تو یا، یعنی کھڑا زیر زائد کر کے پڑھیں گے، جیسے رَسُوْلُهٗ اَحَقَّ، جَمَعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ، مِنْهُ بِهِمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ،

ایک جگہ قرآن پاک میں اسکے خلاف آیا ہے اور وَاِنْ يَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ کہ اس میں الٹا پیش نہ پڑھینگے،

۴۔ جب ہائے ضمیر سے پہلے کا حرف ساکن ہو تو ہائے ضمیر کی حرکت کا صلہ نہ ہوگا، جیسے فِيْهِ لیکن قرآن پاک میں ایک جگہ اس کے خلاف آیا ہے، جیسے فِيْهِ مُهَانًا کہ اس میں صلہ ہے،

وہ مقامات

جہاں الف لکھا جاتا ہے

مگر پڑھا نہیں جاتا

ایسے مقامات اٹھارہ ہیں

۱-	اَفَائِنْ مَاتَ	(آل عمران ع ۱۵)
۲-	لَاِلَی اللّٰہِ	(" " ۱۷)
۳-	تَبَسُّوْءًا	(مائدہ " ۵)
۴-	مَلَائِہٖ	(اعراف " ۱۳)
۵-	لَا اَوْضَعُوْا	(توبہ " ۷)
۶-	ثَمُوْدَا	ہود، فرقان، عنکبوت، نجم
۷-	تَتْلُوْا	(رعد رکوع ۱۴)
۸-	لَنْ نَّدْعُوَا	(کہف " ۲)
۹-	لِشَایْءٍ	(" " ۳)

۱۰	اَنَا	جہاں کہیں بھی آئے
۱۱	لٰکِنَا	کہف رکوع ۱
۱۲	لَا اَذْبَحَنَّهٗ	نمل " ۲
۱۳	اِلَی الْجَحِیْمِ	صفت " ۲
۱۴	وَنَبْلُوَا	محمد " ۴
۱۵	بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ	حجرات " ۲
۱۶	سَلَاسِلَا	دہر " ۱
۱۷	قَوَارِیْرَا۠ قَوَارِیْرَا	" "
۱۸	نَبَاِیْ وصلاً وقفاً ونبا	

تمام شد بروز جمعہ

بتاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۸۷ء

مطابق ۲۹ جمادی الاول سنہ ۱۴۰۷ھ